(قسط ۵۰) مرتب: مولانا حافظ عرفان الحق اظہار حقانی*

عہد طالبعلمی میں مولانا سمیع الحق مدظلہ کے علمی منتخبات

1980-79ء کی ڈائری

عم محترم حضرت مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتہم آٹھ نو سال کی نوعمری سے معمولات کی ڈائری لکھنے کے عادی تھے۔ان ڈائریوں میں آپ اپنے ذاتی اور عظیم والد شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ کے معمولات شب وروز اور اسفار کے علاوہ اعزّہ واقارب، اہل محلّہ وگردوپیش اور ملکی و بین الاقوامی سطح پر رونما ہونے والے احوال و واقعات درج فرماتے۔آپکی اولین ڈائری ۱۹۴۹ء کی لکھی ہوئی ہے۔جس سے آپ کا ذوق اور علمی شغف بچپن سے عیاں ہوتا ہے۔احقر نے جب ان ڈائریوں پر سرسری نگاہ ڈالی تو معلوم ہوا کہ جابجا دوران مطالعہ کوئی عجیب واقعہ، تحقیقی عبارت، علمی لطیفہ، مطلب خیز شعر، ادبی نکتہ، اور تاریخی عجوبہ آپ نے دیکھا تو اسے ڈائری میں محفوظ کرلیا۔اس پر دل میں خیال آیا کہ کیوں نہ مطالعہ کے اس نچوڑ اور سینکڑوں رسائل اور ہزارہا صفحات کے عطر کشید کو قارئین کے سامنے پیش کیا جائے جس سے آئندہ آنے والی نسلیں اور اسیرانِ ذوقِ مطالعہ استفادہ کرسکیں۔تاہم یہ واضح رہے کہ نہ تو یہ مستقل کوئی تالیف ہے اور نہ ہی شائع کرنے کے خیال سے اسے مرتب کیا گیا ہے۔اسلئے ان میں اسلوب کی یکسانیت اور موضوعاتی ربط پایا جانا ضروری نہیں...... (مرتب)

کوئٹہ میں اجتماعات ومدارس دینیہ کے پروگراموں میں شرکت: رپورٹنگ: جناب شفیق الدین فاروقی

۲۵/اپریل کی شام ساڑھے چار بجے کے جہاز سے کوئٹہ سے کراچی واپسی تھی اور مولانا (سمیع الحق) کیساتھ صرف یہی ایک ہی دن تھا، فضلاء حقانیہ کے مدارس، مرکزی مدارس کوئٹہ کی دعوت پر تھوڑے تھوڑے اوقات کے پروگرام پر اسی طرح تقسیم کیا گیا، جہاز کی روانگی تک دس گیارہ مدارس کے معائنہ استقبالیہ تقریبات اور جوابی تقریر کی بناء پر یہ دن نہایت مصروف دن تھا۔

صبح آٹھ بجے مولانا عبدالغفور صاحب مہتمم اور مولانا عبدالرحیم حقانی مدرس (جو جناح ہسپتال کراچی میں حضرت کی طویل خدمت کی سعادت حاصل کرچکے تھے) کی دعوت پر آپ مدرسہ قاسمیہ ارباب غلام علی روڈ دیبا کوئٹہ تشریف لے گئے طلبہ واساتذہ واراکین استقبال کیلئے پہلے سے منتظر تھے مدرسہ کے معائنہ کے بعد اساتذہ ومنتظمین کیساتھ چائے کی مجلس میں شرکت کی۔ یہاں سے آپ ساڑھے آٹھ بجے مدرسہ عین العلوم میکانکی روڈ گئے جس کے مہتمم مولانا داد محمد صاحب دارالعلوم حقانیہ کے فارغ التحصیل اور نہایت مخلص عالم

ہیں طلبہ واساتذہ کے اجتماع میں آپ نے علم کی فضیلت اور طلباء کے مقام ومرتبت پر مختصر تقریر کی۔ ساڑھے نو بجے آپ مدرسہ مطلع العلوم شالدرہ کوئٹہ میں تشریف لے گئے جو کوئٹہ کے مرکزی مدارس میں سے ہیں اور اس کے مہتمم حضرت مولانا عبدالغفور صاحب بلوچستان کے نہایت قابل احترام علماء میں سے ہیں، طلباء اوراساتذہ کی ایک بڑی جماعت سے مولانا عبدالغفور صاحب کے استقبالیہ کلمات کے بعد جناب مدیر ''الحق'' صاحب نے مؤثر عالمانہ خطاب کیا اور مدرسہ کا سرسری معائنہ کیا۔

ساڑھے دس بجے مولانا نورمحمد صاحب فاضل دارالعلوم حقانیہ کی دعوت پر ان کے قائم کردہ مدرسہ دارالعلوم پشتون آباد فاروق روڈ کوئٹہ گئے۔ مولانا نورمحمد صاحب نے محبت وعقیدت سے بھرپور سپاسنامہ پیش کیا اور مدیر صاحب نے جواب میں دینی مدارس کے طلباء واساتذہ کے باہمی رشتہ احترام وعقیدت اور اس سلسلہ میں اکابر کے واقعات ادب وعظمت پر روشنی ڈالی مزید برآں مدرسہ کی ترقی واستحکام کی دعا کی اور اسے دارالعلوم حقانیہ کا قابل فخر شاخ قرار دیا۔

گیارہ بجے جمعیت طلباء اسلام کوئٹہ کی دعوت پر مدرسہ عربیہ دارالعلوم رحیمیہ سرکی روڈ کوئٹہ جانا ہوا۔ یہاں کے مہتمم حضرت مولانا عبدالستار صاحب بزرگ علماء میں سے ہیں جمعیۃ طلباء اسلام کے سرگرم پرجوش کارکنوں کی طرف سے سپاسنامہ پڑھا گیا مولانا نے جواب میں طلباء علوم دینیہ کے فرائض اور حالات کی نزاکت کی روشنیوں میں ذمہ داریوں اور مدارس دینیہ کو حکومت کی ہر قسم مداخلت سے آزاد رکھنے پر روشنی ڈالی اور جمعیۃ الطلباء اسلام کے پورے ملک میں عظیم کردار کو خراج تحسین پیش کیا۔

ساڑھے گیارہ بجے مختصر وقت کے لئے سرکی روڈ کوئٹہ پر واقع دارالعلوم ہاشمیہ میں قدم رنجہ فرمایا جسے دارالعلوم کے دو قابل فخر فضلاء متدین اور سادات گھرانہ کے دو قابل احترام بھائیوں مولانا نخبۃ اللہ اور مولانا سید صفوۃ اللہ نے قائم کیا دونوں بھائی اپنے علاقہ میں اعلیٰ خدمات میں مصروف ہیں۔ دونوں مولانا کے خصوصی شاگرد ہیں۔

مولانا قاری غلام نبی صاحب بلوچستان کے استاذ القراء میں سے ہیں، نہایت متقی باا ثر عالم ہیں آپ نے مرکزی تجوید القرآن کے نام سے ایک وسیع دینی مدرسہ قائم کیا ہے۔ شاندار مسجد دارالاساتذہ، اساتذہ کے مکانات، وسیع صحن اور مطبخ اور بے شمار طلباء کے لحاظ سے مدرسہ امتیازی حیثیت رکھتا ہے۔ دارالعلوم حقانیہ کے سرگرم اور مخلص فاضل مولانا قاری محمد اسلم صاحب حقانی بھی تدریس اور انتظامات میں سرگرم رہتے ہیں ان حضرات کی دعوت پر مولانا سمیع الحق صاحب بارہ بجے یہاں تشریف لائے یہاں جامعہ اشرفیہ لاہور کے مولانا عبیداللہ صاحب بھی پہلے سے موجود تھے استقبال کے بعد مسجد کے وسیع ہال

میں مولانا سمیع الحق صاحب نے ارباب مدرسہ کا شکریہ ادا کیا اور طلبہ سے جامع اور مؤثر خطاب کیا۔ تقریب کے آخر میں طلبہ کی طرف سے مولانا محمد داؤد شاہ صاحب سابق متعلم دارالعلوم حقانیہ برادر مولانا شمس الدین شہید مرحوم نے مولانا کی خدمت میں پرخلوص سپاسنامہ پیش کیا۔ جس میں حضرت شیخ الحدیث اور اپنی مادر علمی دارالعلوم حقانیہ اور ماہنامہ الحق کے ساتھ اپنے گہرے تعلق کا اظہار کیا گیا تھا۔

ایک بجے ایک کوئٹہ کے مضافات میں نہایت سرسبز اور تفریحی مقام ہنہ اوڑک کے مدرسہ للھیہ کی دعوت میں پہنچنا تھا۔ راستہ میں آپ سر کی روڈ ہی پر واقع مولانا محمد یعقوب صاحب کی دعوت پر ان کے مدرسہ جامع رشیدیہ تدریس القرآن میں تھوڑی دیر کے لئے گئے اور مدرسہ کی عمارت دیکھی۔

ڈیڑھ بجے مدرسہ للھیہ ہنہ اوڑک جہاں کئی حضرات فضلاء دارالعلوم حقانیہ مصروفِ تدریس تھے پہنچے سیب کے باغات میں گھری ہوئی مسجد کے صحن نورانی متشرع فضلاء ودیگر علماء ومشائخ سے بھری ہوئی تھی۔ ۱۵۔۲۰ منٹ خطاب کے بعد آپ نے ان حضرات کے ظہرانہ میں شرکت کی۔ ساڑھے تین بجے ائیر پورٹ جاتے ہوئے ائیر پورٹ کے راستہ میں واقع عیدگاہ کلی شابو چمن روڈ کے مدرسہ منبع العلوم میں تھوڑی دیر کیلئے رکنا تھا۔ چنانچہ یہاں کئی علماء کرام اور عوام آپ کے منتظر تھے جمعیۃ الطلباء اسلام بلوچستان کے مرکزی ناظم مولانا محمد قاسم صاحب اس مدرسہ کے مہتمم اور مولانا سمیع الحق کے اس پروگرام کے محرک تھے یہاں بھی دارالعلوم کے فضلاء مصروفِ تدریس تھے۔ چائے کی تقریب کے بعد آپ ائر پورٹ پہنچے اور فضلاء وعلماء کوئٹہ کی ایک بڑی تعداد نے آپکو الوداع کیا۔

اس سے قبل ۲۴ر اپریل کو قومی مدارس کی میٹنگ میں شمولیت سے قبل آپ نے حضرت مولانا عبدالواحد صاحب ناظم جمعیت العلماء اسلام بلوچستان کی دعوت پر ان کے مدرسہ مطلع العلوم میں تشریف لے گئے ۔ یہ مدرسہ حضرت مولانا عرض محمد صاحب شہید فاضل دیوبند کا قائم کردہ اور بلوچستان کے اہم اور مرکزی مدارس میں سے ہے۔ طلباء اور اساتذہ کے معقول تعداد مصروفِ تدریس ہیں۔ مولانا عرض محمد صاحب مرحوم کے بعد اس کا نظم مولانا عبدالواحد صاحب موصوف اور مرحوم کے جواں سال سرگرم اور فعال فرزند مولانا حافظ حسین احمد صاحب ناظم اطلاعات جمعیۃ العلماء اسلام بلوچستان کے ہاتھ میں ہے۔

حافظ حسین احمد اور مولانا عبدالواحد صاحب جمعیۃ کے سرگرم زعماء میں سے ہیں اور یہ سب حضرات کوئٹہ کے دینی علمی سیاسی اور سماجی کاموں میں پیش پیش رہتے ہیں مولانا حسین احمد صاحب ۲۵ر اپریل کے سارے پروگراموں میں ائر پورٹ تک مولانا سمیع الحق صاحب کے ساتھ رہے اور اسی طرح کئی دیگر اکابر فضلاء وعلماء کرام بھی ساتھ تھے اللہ تعالیٰ سب کو اس اخلاص ومحبت کا اجر عطا فرماوے۔

بلوچستان پر عالمی قوتوں کی نظریں اوراسے مضبوط بنانے پر زور دینا

یہاں کی تقریبا تمام اہم تقریبات اوراجتماعات میں مولانا سمیع الحق نے اس بات پر خاص طور سے زور دیا کہ بلوچستان جس پر عالمی طاقتوں کی نظریں لگی ہوئی ہیں اوراس کے پڑوس افغانستان میں کیمونزم کا سیلاب مسلط ہو چکا ہے اورلادینی نظریات کے وطن دشمن اوراسلام دشمن لوگ موقع کی تاک میں ہیں ایسے حالات میں علماء کرام اورمدارس کی اولین ذمہ داری ہے کہ بلوچستان کواسلام کا آہنی حصار اورمضبوط قلعہ بنادیں کہ اس خطہ کی حفاظت پر برصغیراور پاکستان کے باقی حصوں کی حفاظت منحصر ہے۔اسی طرح آپ نے مدارس کے طلباء کی باہمی عظمت واحترام اورمحبت کو برقرار رکھنے پر زور دیا۔ یہاں ہرموقع پر مولانا سمیع الحق صاحب کو اندرون صوبہ کے مختلف مقامات میں کوئٹہ کے مقامی اخبارات جنگ اورمشرق نے مولانا کے پروگراموں اورتقاریب میں شمولیت پر مفصل خبریں شائع کیں ۔جس پر یہ اخبارات بھی شکریہ کے مستحق ہیں۔

قومی کمیٹی برائے مدارس کے اجلاس مری میں شرکت

۲۷رمئی: صدر پاکستان کی نامزدقومی کمیٹی برائے مدارس عربیہ کے اجلاس میں شرکت کیلئے مولانا مری روانہ ہوئے۔

۲۹رمئی اجلاس نے اپنی سفارشات کوآخری شکل دی مولانا نے قومی بورڈ برائے مدارس کی تشکیل کے سلسلہ میں وفاق المدارس العربیہ کی مجوزہ ہیئت تشکیلی پرزوردیا بصورت دیگر سفارشات کیساتھ اختلافی نوٹ لکھنے کا فیصلہ کیا۔ شام کوقومی کمیٹی کے اعزاز میں انجمن تاجران مری کی طرف سے مرحبا ہوٹل میں ایک پرتکلف ظہرانہ دیا گیا۔

۳۰رمئی اجلاس کے آغاز سے قبل مولانا کو پھوپھی صاحبہ مرحومہ کی وفات کی اطلاع ملی اوروہ قومی کمیٹی کے آخری اجلاس میں شرکت کئے بغیر مری سے واپس ہوئے۔

حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کوصدمہ۔ہمشیرہ محترمہ کا انتقال

۳۰رمئی: حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کی ہمشیرہ محترمہ جونہایت صالحہ عابدہ خاتون تھیں اورحضرت مدظلہ کے ساتھ ہی عمربھر رہیں۔صبح ۵ بجے طویل علالت کے بعد تقریبا ۵۵،۶۰ برس کی عمر میں انتقال فرماگئیں، زندگی بھرآپ محلّہ اورآس پاس کی بچیوں کوقرآن کریم کی تعلیم حسبۃً للہ گھرپردیتی رہیں نماز جنازہ ۴ بجے ظہر کوہوا تدفین اپنی والدہ ماجدہ کے پہلواوروالدمرحوم کی پائنتی میں حضرت کے خاندانی قبرستان میں ہوئی نماز جنازہ میں اہلیان اکوڑہ خٹک ، اساتذہ وطلبہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے علاوہ اطراف واکناف سے کثیر تعداد

میں علماء، صلحاء اور متعلقین، نے بڑی تعداد میں شرکت فرمائی، تدفین کے بعد مولانا حمد اللہ جان صاحب شیخ الحدیث ڈاگئی اور مولانا حسن جان صاحب شیخ الحدیث دارالعلوم اکبر مردان نے مجمع سے خطاب فرمایا تعزیت کرنے والوں کا سلسلہ اب تک جاری ہے۔

مولانا محمد نبی محمد امیر حرکت انقلاب اسلامی کی آمد

۴؍جون: افغانستان میں کمیونسٹوں سے برسرپیکار علماء ومشائخ کی جماعت، حرکت انقلاب اسلامی کے امیر مولانا محمد نبی محمدی صاحب اپنے بہت سے مہاجر علماء ومشائخ کے ساتھ تشریف لائے۔ دفتر الحق میں مولانا سے اظہار تعزیت کیا۔ دعائے مغفرت کی۔ اس کے بعد حضرت شیخ الحدیث مدظلہ سے گھر پر ملاقات کی اور مرحومہ کیلئے ایصال ثواب کیا امیر جماعت حرکت انقلاب اسلامی نے رات کو طلبہ دارالعلوم سے فضیلت علم پر خطاب بھی فرمایا۔

ملائیشیا یونیورسٹی کے تبلیغی نوجوانوں کی آمد

۱۶؍رجب بمطابق ۱۱جون؍۱۹۷۹ء: تبلیغی جماعت کے ایک وفد نے جس میں ملائیشاء یونیورسٹی کے نوجوان بھی شامل تھے۔ دارالعلوم کی مسجد میں تین دن تک قیام کیا ان نوجوانوں نے دفتر میں حضرت شیخ الحدیث مدظلہ سے ملاقات کی اور گھنٹہ بھر قیام کیا۔ اس کے بعد وفد نے دارالعلوم کے شعبۂ مڈل تعلیم القرآن کا معائنہ کیا اور نہایت خوشگوار تأثرات کا اظہار کیا۔

ڈاکٹر ہالے پوتا کی آمد

بعداز عصر جناب ڈاکٹر عبدالواحد ہالے پوتا ڈائرکٹر ادارۂ تحقیقات اسلامیہ، اسلام آباد سے تشریف لائے جناب جسٹس منیر احمد مغل ڈپٹی رجسٹرار لاہور ہائی کورٹ بھی آپ کے ہمراہ تھے۔ ان حضرات نے شام تک مولانا کے ساتھ تبالہ خیال کیا اور پھوپھی صاحبہ مرحومہ کے لئے فاتحہ خوانی کی ثانی الذکر جناب منیر احمد صاحب حضرت مولانا عبیداللہ سندھی کے آمالی قرآن کی ایڈٹ کررہے ہیں اوراس موضوع پر ڈاکٹریٹ بھی۔

تقریب ختم بخاری

۲۳؍رجب: دارالعلوم حقانیہ کے تعلیمی سال کے اختتام پر حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے دارالحدیث میں ختم بخاری شریف کرایا۔ اس تقریب میں باہر سے بھی اہل علم اور عام مسلمان موجود تھے۔ ہال کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ حضرت نے فارغ ہونے والے طلبہ سے خطاب فرمایا اس موقع پر دارالعلوم کے تمام متعلقین ومعاونین کیلئے

دعائیں کی گئی بالخصوص افغانستان کے مجاہدین کی فتح وکامرانی کیلئے تضرع سے دعائیں ہوئیں۔

قدیم مخلص رکن حاجی عبدالصمد کی وفات

دارالعلوم کے ایک دیرینہ قدیم مخلص معاون جناب حاجی عبدالصمد صاحب وفات پاگئے مرحوم رکن دارالعلوم جناب حاجی محمد یوسف صاحب کے بھائی تھے اور دارالعلوم کے اولین دور میں اساتذہ وطلبہ کے خاص خادم۔ مرحوم کی نماز جنازہ حضرت شیخ الحدیث نے پڑھائی طلبہ واساتذہ بھی شریک ہوئے۔

امتحانات

۲۴؍رجب : دارالعلوم کے سالانہ امتحانات کا آغاز ہوا۔ شعبۂ تجوید وقرأت کے امتحانات مولانا قاری محمد یعقوب صاحب جامعہ اسلامیہ روالپنڈی نے لئے۔ دورۂ حدیث کے علاوہ تحریری امتحانات ہفتہ بھر جاری رہے اور مقامی اساتذہ نے نگرانی کی۔ دورۂ حدیث شریف کے امتحانات ۴ شعبان کو شروع ہوکر ۹ شعبان تک جاری رہے۔ وفاق المدارس العربیہ ملتان کے نامزد ممتحنین جناب قاری محمد امین صاحب جناب قاری سعید الرحمٰن صاحب روالپنڈی نے ان امتحانات کی نگرانی کی مجموعی طور پر امتحانات دو ہفتے جاری رہے۔

وفاق کے اجلاس میں قومی کمیٹی کی مفصل رپورٹ پیش ہونا: اصلاحات قبول نہ کرنے کا اعلان

۳۰؍رجب (۲۶ جون) مولانا سمیع الحق نے وفاق المدارس العربیہ کی مرکزی مجلس عاملہ کے اجلاس میں شرکت کی جو ملتان میں مولانا مفتی محمود صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اجلاس قومی کمیٹی برائے مدارس کی سفارشات پر غور کیلئے بلایا گیا تھا کمیٹی میں وفاق المدارس کے دیگر نمائندوں نے بھی شرکت کی۔ مولانا نے اجلاس میں مجوزہ سفارشات تفصیلاً پڑھ کر سنائیں اور ارکان وفاق کی جدوجہد اور اختلافی مساعی کا بھی ذکر کیا۔ مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ اور دیگر حضرات کے تفصیلی غور وخوض کے بعد ایک قرارداد کے ذریعہ وفاق کے فیصلہ کا اعلان کیا گیا کہ وفاق اور دیوبند سے وابستہ مدارس ان اصلاحات کو قبول نہ کریں۔ عہدہ اور مناصب مطمح نظر نہ بنائیں۔ اسلاف کے نقش قدم پر چلتے ہوئے خالصۃً اعلاء کلمۃ اللہ اور خدمت دین کو ملحوظ رکھا جائے۔

نئے تعلیمی سال کا آغاز

۱۴شوال: شفیق کے بھائی طارق جاوید فاروقی مقیم جدہ کی تقریب شادی میں شمولیت کیلئے کراچی جانا ہوا اور دو ایک دن بعد واپسی ہوئی۔

۲۶؍شوال: کو دارالعلوم کے نئے تعلیمی سال کا آغاز دارالحدیث ہال میں ختم کلام پاک سے ہوا اس کے بعد طلبہ واساتذہ کے بہت بڑے مجمع میں حضرت شیخ الحدیث مدظلہٗ نے ترمذی شریف سے افتتاح فرمانے کے

بعد طلبہ سے فضیلت علم اور دینی وملی تقاضوں پر مفصل خطاب فرمایا۔تقریب میں افغانستان کے مجاہدین کی فتح وکامرانی کیلئے بھی خاص طور سے دعائیں مانگی گئی ۔ دارالعلوم میں حسب سابق اسباق پوری گرما گرمی سے شروع ہو چکے ہیں تمام شعبے سرگرم کار ہیں طلبہ کی تعداد حسب سابق روزافزوں ہے صرف دورۂ حدیث کی تعداد ایک سوتک پہنچ چکی ہے جبکہ ابھی آمد جاری ہے۔

۳۰رشوال: دارالعلوم کے مختلف احاطوں مطبخ ، دارالمدرسین وغیرہ سوئی گیس لائن بچھانے کا کام مکمل ہوگیا۔ اس منصوبہ پر تیس ہزار روپے سے زائد اخراجات کا اندازہ ہے۔

یکم ذیقعدہ:	دارالعلوم حقانیہ میں اساتذہ کرام کے مکانات کی کمی کے پیش نظر مہمان خانہ کے عقب میں اساتذہ کرام کے لئے دومکانات تعمیر کرانے کا کام شروع ہوگیا۔ ہردومکانات پر تقریبا ایک لاکھ روپے لاگت کا تخمینہ ہے۔

مجلس شوریٰ کا سالانہ جلسہ

۴رذیقعدہ ۱۳۹۹ھ ۲۷ستمبر ۷۹ء:	بروز جمعرات دارالعلوم حقانیہ کے نئی تعمیر شدہ کتب خانہ کی عمارت میں مجلس شوریٰ دارالعلوم حقانیہ کا سالانہ اجلاس زیرصدارت حضرت مولانا میاں ولایت شاہ کاکاخیل منعقد ہوا جس میں مجلس شوریٰ کے ارکان نے بڑی تعداد میں شمولیت کی تلاوت کلام پاک کے بعد حضرت شیخ الحدیث نے حاضرین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے دین کی حفاظت میں مدارس عربیہ کے بنیادی حصہ پر روشنی ڈالی انہوں نے فرمایا کہ یہ مدارس ہی اس پرفتن دور میں دین کے قلعے ہیں اس ضمن میں آپ نے ملک وبیرون ملک فضلاء دارالعلوم حقانیہ کے وسیع اور ہمہ گیر خدمات پر اللہ تعالیٰ کا شکرادا کیا۔اس کے بعد حسب سابق اس سال بھی حضرت کی علالت وضعف کی وجہ سے احقر نے دارالعلوم کی سالانہ کارگذاری مصارف اورمدات آمد ورخرچ پر مفصل رپورٹ پیش کی، میں نے ارکان شوریٰ سے کہا کہ سال گزشتہ دارالعلوم کومختلف مدات سے آٹھ لاکھ ایک ہزار پانچ سوننانوے روپے اٹھاسی پیسے کی آمدنی ہوئی جبکہ مختلف شعبوں پر سات لاکھ چھپن ہزار ایک سوباون روپے چھیانسٹھ پیسے خرچ ہوئے۔سال رواں کے لئے آٹھ لاکھ چونتیس ہزار ایک سوبیالیس روپے کا میزانیہ پیش کیا۔زیرنظر میزانیہ میں موجودہ فنڈ کی رو سے اگرچہ دولاکھ سینتالیس ہزار تین سوپانچ روپے اڑتیس پیسے کا خسارہ تھا۔مگر اجلاس نے توکلاً علی اللہ منظوری دی۔ارکان شوریٰ نے دارالعلوم کے ہرشعبہ میں بڑھتی ہوئی ترقیات پر خداوندتعالیٰ کا شکرادا کیا۔اجلاس میں دارالعلوم کے اساتذہ اورتمام شعبوں کے عملہ کی تنخواہوں میں بڑھتے ہوئے اخراجات کے پیش نظر معقول اضافہ کرنے کا بھی فیصلہ کیا گیا۔اجلاس کے آغاز میں برصغیر کی وفات پانے والی اہم علمی ودینی شخصیات مولانا اسعداللہ مظاہری

،مولانا محمد الحسینی ، مولانا اسحاق جلیس ، مولانا محمد اسرائیل صاحب اور دیگر حضرات وابستگان دارالعلوم کی وفات پر دعائے مغفرت کی گئی اور علمی اداروں سے اظہار تعزیت کیا گیا۔

۷ ذی قعدہ: مولانا نے رائے ونڈ کے سالانہ عالمی تبلیغی اجتماع میں شرکت کی دارالعلوم کے کئی ایک اساتذہ اور طلبہ بھی اجتماع میں شریک ہوئے۔

مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی صاحب کی وفات پر دارالعلوم حقانیہ کی طرف سے حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے جماعت کے عمائدین کو تعزیتی ٹیلیگرام بھیجے۔ نیز مولانا نے بھی تعزیتی تار دیئے۔ ۳۰ ستمبر کو رائے ونڈ سے واپسی پر منصورہ لاہور تعزیت کیلئے گئے اس موقع پر جناب چوہدری رحمت الٰہی صاحب وغیرہ حضرات سے تعزیت اور پورے دارالعلوم کی طرف سے اظہار افسوس کیا۔

شریعت سیمینار میں شرکت

۹/ذیقعدہ: حکومت پاکستان کے زیر اہتمام منعقدہ شریعت سیمینار اسلام آباد میں وزارت قانون کی دعوت پر شرکت کی یہ کانفرنس اسلام آباد کے اسمبلی ہال میں منعقد ہوا اور عالمی اسلامی اسکالروں نے اس میں تبادلہ خیال کیا اور مقالات پڑھے۔ اس دوران صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق کی طرف سے مندوبین کے اعزاز میں دیئے گئے عشائیہ میں بھی شرکت کی اور سیمینار میں شریک علماء وفضلاء سے ملاقاتیں بھی ہوتی رہیں۔

۱۲/ذیقعدہ: جناب مولانا خالد نعمانی جو سعودی عرب کی طرف سے کینیا میں اسلامی خدمات انجام دے رہے ہیں دارالعلوم تشریف لائے۔ کچھ وقت قیام فرمایا اور دارالعلوم دیکھ کر محظوظ ہوئے۔

۲۳ ذیقعدہ: صوبائی مشیر تعلیم جناب عبدالہاشم خان صاحب اور ڈائریکٹر تعلیم حاجی کفایت اللہ صاحب دارالعلوم تشریف لائے۔ دفتر الحق میں مولانا کے ساتھ تبادلۂ خیال کیا بعد میں مولانا نے مہمانوں کو دارالعلوم کے شعبۂ تعلیم القرآن کا معائنہ بھی کرایا۔

نماز عیدالاضحیٰ سے شیخ الحدیث رحمہ اللہ کا خطاب عیدگاہ کی توسیع کی اپیل

۱۰ ذی الحجہ: حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے نماز عید الاضحیٰ سے قبل عیدگاہ میں اکوڑہ خٹک اور مضافات کے ہزاروں مسلمانوں کے مجمع سے خطاب فرمایا خطاب کے آخر میں آپ نے حاضرین کو موجودہ عیدگاہ جو دارالعلوم کیساتھ ملحق ہے اور جس میں پورا شہر ایک ہی جگہ عیدین کی نماز ادا کرتا ہے۔ کی توسیع کیلئے مشرقی جانب کی زمین خرید کر توسیع کرنے کی تجویز رکھی جواب بہت تنگ ہو رہا ہے۔ آپ نے اپنے جیب سے ایک سو روپے عطا فرما کر اس فنڈ کا آغاز کیا اور اسکے بعد حاضرین نے فوری طور پر بارہ ہزار روپے توسیع عیدگاہ کیلئے جمع کئے۔ چیئر مین بلدیہ جناب جان محمد خان صاحب کو اس سلسلہ میں جدوجہد کرنے کا کہا گیا

کعبۃ اللہ پر باغیوں کے قبضہ کی خبر پر رنج وغم

کعبۃ اللہ اور بیت الحرام پر مرتدین کے قبضے کی خبر دارالعلوم میں بجلی بن کر گری۔ سارے ایام طلبہ اور اساتذہ بالخصوص حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے نہایت کرب واضطراب میں گذارے۔

۲۴ رذی الحجہ مطابق ۲۲ نومبر: کو دارالحدیث میں تمام طلبہ واساتذہ نے جمع ہوکر ختم کلام پاک کیا اور اختتام میں دعا سے قبل حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے اس واقعہ ہائلہ پر مختصر اور مؤثر خطاب فرمایا تمام مقامات مقدسہ کی عظمت وحرمت اور عالم اسلام کے لئے دعائیں کی گئیں۔

امتحانات وفاق میں فضلاء حقانیہ کی پوزیشنیں

وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے سالانہ نتائج میں دارالعلوم حقانیہ کے شرکاء دورہ میں مولانا فضل عظیم دیروی پورے پاکستان میں دوئم اور دارالعلوم حقانیہ میں اول پوزیشن حاصل کرکے کامیاب ہوئے اور دارالعلوم کے مولانا غلام الرحمٰن صاحب ہزاروی پورے پاکستان میں سوئم آئے دارالعلوم سے کل شرکاء امتحان دورۂ حدیث کی تعداد ۱۰۶ تھی، مجموعی نتیجہ ۸۱ فیصد رہا جو قابل اطمینان ہے۔

ایک فاضل کی دستار بندی

۲۸ رذی الحجہ: گذشتہ سال کے فارغ التحصیل ہونے والے ایک فاضل مولانا گل محمد صاحب مقام تورے شاہ ضلع پشین بلوچستان نے حضرت شیخ الحدیث اور دیگر اساتذہ سے تبرکا اپنی دستار بندی کروائی آپ وفاق کے درجہ عالمیہ میں کامیاب ہوئے ہیں رات آپ نے اساتذہ کے اعزاز میں عشائیہ دیا۔

دارالعلوم حقانیہ کے اساتذہ کیلئے مزید دو مکانات کی تعمیر ہوگئی جن پر تقریبا ایک لاکھ روپیہ لاگت آئی۔

صدر مملکت سے کمیٹی کی ملاقات قومی کمیٹی مدارس نے رپورٹ پیش کی موتمر المصنفین کی مطبوعات پیش کئے: ۱۷ ردسمبر: مولانا نے قومی کمیٹی برائے مدارس عربیہ کے دیگر ارکان کے ساتھ ایوان صدر اسلام آباد میں صدر سے ملاقات کے دوران اپنی رپورٹ صدر مملکت کو پیش کی یہ ملاقات تقریبا دو گھنٹے جاری رہی اس ملاقات میں صدر محترم کو مؤتمر المصنفین کی مطبوعات کا سیٹ بھی پیش کیا گیا۔ رات کو کمیٹی کے ارکان کے اعزاز میں وفاقی وزیر داخلہ ومذہبی امور حبیب اے ہارون صاحب نے عشائیہ دیا۔

ادارہ تحقیقات اسلامیہ کا دورہ

۱۸ ردسمبر: جناب ڈاکٹر عبدالواحد ہالے پوتا صاحب ڈائریکٹر ادارۂ تحقیقات اسلامیہ اسلام آباد کی دعوت پر ان کے ہاں گئے۔ ڈائریکٹر صاحب نے دیگر شعبوں کے علاوہ ادارہ کا پرنٹنگ پریس جو جدید ترین مشینوں اور وسائل پر مشتمل ہے اور دیگر طباعتی نظام کا معائنہ بھی کرایا۔ آخر میں جناب ڈائریکٹر

صاحب موصوف نے دارالعلوم حقانیہ کے کتب خانہ کیلئے ادارۂ تحقیقات کی مطبوعات تصانیف ومجلّات کا مکمل سیٹ پیش کیا۔

۲۰؍دسمبر : دارالعلوم کی شاندار جامع مسجد کی تزئین ، رنگ روغن اور سفیدی کا کام شعبۂ تعمیرات کے تحت جاری ہے۔جن پر تقریبا ۱۵ہزار روپے لاگت آئی گی۔

اشاعتی اداروں کا عطیہ کتب

۲۰؍دسمبر: کراچی کے دوممتاز اشاعتی اداروں ادارۂ تحقیقات ونشریات اسلام اورایچ ایم سعید اینڈ کمپنی نے دارالعلوم کے مستحق طلبہ میں تقسیم کے لئے وقیع مطبوعات کا ذخیرہ بھیجا جسے دورۂ حدیث شریف اورموقوف علیہ دورہ کی کلاسوں میں تقسیم کیا گیا۔

ı ı ı ı ı ı ı ı ı ı ı ı ı ı ı ı

ڈائری ۱۹۸۰ء

جشن صد سالہ دیوبند کے سلسلہ میں اعلیٰ حکام سے مشاورت

۲۔۳؍جنوری: دارالعلوم کے جشن صد سالہ میں پاکستانی حضرات کی شمولیت کے لئے پالیسی طے کرنے کے بارہ میں وزارت مذہبی امور کے اعلیٰ حکام کااجلاس اسلام آباد میں دودن جاری رہا اورانتظامات میں آخرتک مشغول رہے۔

اہم افغان جہادی زعماء کی آمد

۷؍جنوری مجاہدین افغانستان کی حرکت انقلاب اسلامی کے سربراہ مولانا محمد نبی صاحب اورحزب اسلامی افغانستان کے نائب صدر مولانا جلال الدین حقانی نے اکوڑہ خٹک میں شیخ الحدیث کی زیارت کی اوردونوں حضرات نے دفتر الحق میں مولانا سمیع الحق سے بھی دوتین گھنٹے تک تبادلۂ خیال کیا۔

سقوط کابل

بالآخرعصر حاضر کی سب سے بڑی انسانیت دشمن قوت روس نے مظلوم اور بے بس مسلم افغانستان کواپنے شکنجۂ استبداد میں کس لیا جسکے بارہ میں خطرہ کا الارم عرصہ سے ملت مسلمہ کوجھنجھوڑ رہاتھا وہ خطرے کا نمودار ہوکر رہا اورحضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے عہد کا کابل ،صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا مفتوحہ افغانستان اس دور کے عظیم غاصب مذہب دشمن خدابیزار روس کے پنجۂ ظلم میں آگیا۔ فانّا للّٰہ وانّا الیہ راجعون

ایھا النفس اجملی جزعاً فان ماتحذرین قدوقع

ایک بے لوث خادم دارالعلوم کی وفات

۷رجنوری ۱۹۸۰ء: کودارالعلوم حقانیہ کے ایک دیرینہ اور بے لوث خادم اور بنیادی رکن جناب الحاج شیر افضل خان صاحب آف بدرشی داعی اجل کو لبیک کہہ گئے ۔عمر ستر سال کے لگ بھگ تھی ۔سعی وعمل ، جوش اور ہمت کے لحاظ سے قابل رشک صحت تھی کہ یکا یک سال قبل مرض نے آ گھیرا ۔ڈاکٹروں نے سرطان کی تشخیص کی اور یوں پہاڑ کی طرح ایک فولادی شخص دنوں گھنٹوں میں پگھل کر مشت استخوان بن گیا وقت موعود آ پہنچا اور واصل بحق ہوئے ۔ وصیت فرمائی کہ کفن کے کونوں پر مولانا عبدالحق ،مولانا درخواستی اور دیگر اکابر کے نام تحریر کریں۔

مقبرہ حقانیہ کیلئے خطہ کی تخصیص

۲۱رصفرالمظفر : عرصہ سے تجویز تھی کہ دارالعلوم حقانیہ کیلئے اپنا ایک قبرستان ہو جو اہل علم وفضل اور طلباء کیلئے مخصوص ہو اس کیلئے دارالعلوم کے شمال مغرب میں عیدگاہ سے متصل ایک مختصر سارقبہ تجویز کیا گیا حضرت شیخ الحدیث اوردیگر چند ایک اساتذہ حدیث نے آج اس خطہ میں نشان لگایا اور دعافرمائی ۔اس کے متصل دارالتجوید ودارالحفظ کی عمارت بنائی جائے گی انشاءاللہ مولانا مدظلہٗ اس رقبہ کے قریب اپنے زیرتعمیر مکان کا سنگ بنیاد بھی حضرت شیخ الحدیث مدظلہ سے رکھوایا۔(۱)

مولانا جلال الدین حقانی کی آمد اور خطاب

۲۸رربیع الاول: افغان مجاہدین کے حزب اسلامی کے ایک اہم قائد اور مجاہد رہنما مولانا جلال الدین حقانی فاضل حقانیہ وسابق استاد دارالعلوم حقانیہ چیف کمانڈر حزب اسلامی افغانستان اپنے شیخ حضرت شیخ الحدیث مدظلہ سے ملنے آئے ۔مجاہدین کی ایک جماعت جن میں کئی ایک فضلاء جامعہ حقانیہ تھے بھی ان کے ساتھ تھے ۔نماز عصر سے مغرب تک حضرت شیخ الحدیث کے ساتھ رہے ۔نماز مغرب کے بعد مولانا جلال الدین حقانی نے مسجد کے وسیع ہال میں طلباء کی خواہش پر روسی انقلاب پھر افغانی مجاہدین کی فتوحات اور حیرت انگیز نصرتِ خداوندی کے واقعات پر مبسوط تقریر فرمائی اس سے قبل اپنے استقبالی خطاب میں مولانا سمیع الحق نے مولانا جلال الدین حقانی اور دیگر مجاہدین کو زبردست خراج تحسین پیش کیا۔

دارالعلوم میں صلوۃ کسوف: ۲۹رربیع الاول: سورج گرہن ہوجانے کے موقع پر مسجد دارالعلوم میں صلوۃ کسوف ادا کی گئی جس میں تمام طلباء کرام اوراساتذہ کرام اور کافی شہریوں نے شرکت کی ۔

(۱) اب اسی مقبرہ میں حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ اور دیگر اکابر علماء وخدام دارالعلوم آسودہ خواب ہیں۔(مرتب)

اجلاس صد سالہ دیوبند کے سلسلہ میں تگ ودو

یکم ربیع الثانی: مولانا نے مولانا عبیداللہ صاحب ومولانا فضل الرحیم جامعہ اشرفیہ لاہور کی معیت میں اسلام آباد میں وزارت داخلہ اوروزارت مذہبی امور کے حکام سے اجلاس صد سالہ دیوبند کے لئے جانے والے پاکستانی علماء اورشائقین کو پاسپورٹ کی فراہمی کے سلسلہ میں فوری سہولت مہیا کرنے کیلئے ملاقاتیں کیں اوراب تک جمع ہوجانے والے افراد کی لسٹ فراہم کی۔

مولانا درخواستی کی آمد

۲؍ربیع الثانی: حضرت مولانا عبداللہ درخواستی مدظلہ دارالعلوم تشریف لائے نمازعشاء کے بعد دارالحدیث میں طلباء سے خطاب فرمایا انہوں نے جناب حاجی شیرافضل خان مرحوم صدرتعمیری کمیٹی دارالعلوم کی تعزیت فرمائی اوررات ان کے ہاں بدرشی میں قیام فرمایا۔

افغان مہاجرین کی کیمپوں کا دورہ

۸؍ربیع الثانی: مولانا درخواستی افغان مہاجرین ومجاہدین کے سلسلہ میں اپنے دورہ کے اختتام پردوبارہ دارالعلوم تشریف لائے اس سے قبل آپ نے حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کی معیت میں خیرآباد میں واقع افغان مہاجرین کے کیمپوں کا دورہ کیا اورنماز مغرب انکے ساتھ ادا کی اورمختصر خطاب فرمایا۔نمازعشاء سے قبل آپ نے دارالعلوم کے دارالحدیث میں جہاد کے موضوع پرطلبہ سے ایک بارپھر مؤثر خطاب فرمایا۔

۱۰ربیع الثانی: مولانا درخواستی مدظلہ نے نوشہرہ کے قریب اضاخیل میں افغان مہاجرین کے بڑے کیمپ کا دورہ کیا۔مولانا سمیع الحق صاحب بھی ان کے ساتھ تھے اورمولانا درخواستی مدظلہ سے قبل انہوں نے مہاجرین کے جذبات ومساعی سے انہیں آگاہ کرتے ہوئے پاکستان کے علماءحق ومشائخ کی جماعت کی طرف سے ہمدردی اورتعاون کے جذبات ومساعی سے انہیں آگاہ کیا۔

سوئی گیس کا کنکشن

۱۱؍ربیع الثانی: شدیدانتظار کے بعدالحمدللہ کہ آج دارالعلوم میں سوئی گیس کا کنکشن آگیا اورمطبخ وغیرہ میں گیس کا استعمال ہونے لگا۔

مسجداڈہ کا افتتاح

۲۹؍فروری: اکوڑہ خٹک کی مسجداڈہ کی نئی عمارت کاافتتاح حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے خطبہ ونماز جمعہ فرمایا۔خطبہ سے قبل آپ نے بصیرت افروز خطاب بھی فرمایا۔

صدسالہ اجلاس دارالعلوم دیوبند اور حضرت مولانا عبدالحق مدظلہ کی رسم دستار بندی

(رپورٹنگ) ناظم دفتر مولانا سلطان محمود صاحب

آج ۲۲/مارچ: اور ہفتہ کا دن ہے برصغیر کی تاریخ کا یہ فقید المثال اجتماع حاضرین کے لحاظ سے پورے عروج پر ہے اوراس لحاظ سے مجمع انتہاء کو پہنچ چکا ہے کل بعد از جمعہ افتتاحی نشست تھی اور بعد ازعشاء دوسری نشست میں زیادہ تر حصہ عالم عرب کے مشاہیر علماء اورزعماء کے تقاریر کا تھا وسیع وغریب پنڈال کی وسعتوں کو نگاہیں سمیٹ نہیں سکتیں اورآنکھوں کے کیمرے بھی حاضرین کا احاطہ کرنے سے عاجز ودرماندہ ہیں۔

مولانا علی میاں کا خطاب حاصل جلسہ

آج کی نشست میں پہلی تقریر عالم اسلام کے متاع گرانمایہ حضرت مولانا ابوالحسن علی ندوی مدظلہ کی ہوئی جو اپنی تقریر میں ملت مسلمہ ہندیہ کو نیا پیغام، نئی زندگی اور نیا ولولہ دے گئے اوراس پیغام نے ''حاصل اجلاس'' یا پیغام دیوبند کی حیثیت حاصل کرلی کچھ حصہ ان کے خطاب کا عربی زبان میں بھی تھا کہ عالم عرب کے بے شمار سامعین وشرکاء جلسہ بھی اس انمول تحفہ الہند سے دل ودماغ منور کرسکیں۔

مولانا مفتی محمود رحمہ اللہ کا خطاب

ان کے خطاب کے بعد حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ کی تقریر ہوئی جنہیں اپنی علمی اورسیاسی بھاری بھرکم شخصیت اورخداداد وجاہت کی وجہ سے قدرتی طور پر پاکستان سے شریک ہونے والے کم وبیش ۵ ہزار زائرین وشرکاء جلسہ کی زعامت وقیادت کا شرف بھی حاصل ہے۔ان کی تقریر بھی مختصر مگر جامع اورمؤثر رہی کچھ دوایک مزید عربی تقاریر بھی ہوئیں۔

اس کے بعد حضرت مولانا منت اللہ رحمانی امیر شریعت بہار نے مائک پر اعلان کیا کہ اس نشست کا یہ حصہ دستار بندی کیلئے تھا۔مگر چونکہ وقت کم ہے اس لئے اب نہایت اہم اکابر کی دستار بندی پر اکتفاء کیا جارہا ہے۔

قاری محمد طیب نے شیخ الحدیث مولانا عبدالحق کی دستار بندی کا اعلان کیا

حضرت قاری محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند نے فرمایا کہ چونکہ بعض اہم شخصیتوں کی تقاریر کی وجہ سے وقت کم رہ گیا ہے جس میں خاصی تعداد میں دستار بندی مشکل ہے جبکہ اب تک کے کل فضلاء کی تعداد ساڑھے گیارہ ہزار کے لگ بھگ ہے جنکی دستار بندی فرداًفرداً رسم کے مطابق اگرچہ ہونی چاہئے تھی مگر یہ ناممکن ہے تاہم ہم اس نشست میں دوچار اہم شخصیتوں کی دستار بندی کرنا چاہتے ہیں جن میں سے ایک حضرت مولانا عبدالحق صاحب ہیں جنہوں نے پاکستان میں ایک اہم مرکزی دینی درسگاہ جامعہ حقانیہ

کے نام سے قائم کیا جو پاکستان میں سب سے بڑا مدرسہ ہے اور جنہوں نے فراغت کے بعد تقسیم سے پہلے قیام پاکستان تک یہاں دارالعلوم دیوبند میں پڑھایا اسی طرح مولانا محمد اسعد صاحب مدنی مدظلہ اور دارالعلوم دیوبند کے موجودہ شیخ الحدیث جو آج کل اگرچہ درس نہیں دے سکتے معذور ہیں مگر شیخ الحدیث کے عہدہ پر فائز ہیں کی دستار بندی بھی ہوگی ۔ باقی حضرات فضلاء کرام کو کل یعنی ۲۳ مارچ کو جلسہ کے اختتام کے بعد دارالحدیث کے ہال میں دستار فضیلت دی جائیں گی۔

قاری محمد طیب کی دستار بندی مولانا اسعد مدنی

اس کے بعد دستار بندی شروع ہوئی سب سے پہلے خود حضرت حکیم الاسلام مولانا قاری محمد طیب صاحب مدظلہ کی رسم دستار بندی ادا ہوئی ۔جن کی مسلسل طویل اور انتھک خدمات کے دور میں دارالعلوم دیوبند نے ایک مدرسہ سے عالمی یونیورسٹی کی حیثیت اختیار کرلی۔ اسکے بعد جانشین شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی قدس سرہ حضرت مولانا محمد اسعد مدنی مدظلہ صدر جمعیۃ العلماء ہند کی دستار بندی کا اعلان ہوا۔فضلاء دارالعلوم کی کل تعداد میں حضرت شیخ الاسلام مولانا مدنی قدس سرہ کے تلامذہ اوران سے سند حدیث لینے والوں کی تعداد دوتہائی سے کم نہ ہوگی ۔ ویسے بھی لاکھوں کروڑوں مسلمان حضرت قدس سرہ کے گرویدہ اورنام لیوا ہیں، آج یہ لوگ اپنے شیخ ،استاد اور مرشد کے جانشین اور یادگار کی اس پرمسرت اور بابرکت رسم دستار بندی کا منظر دیکھ کر بے تاب ہورہے تھے۔اجتماع میں ہلچل مچ گئی لوگ فرط جذبات سے بے قابو ہورہے تھے۔

مولانا اسعد مدنی کا اعلان کہ میرے استاد مولانا عبدالحق میری دستار بندی کریں

کہ اتنے میں مولانا محمد اسعد مدنی مدظلہ نے مائک پر آکر فرمایا کہ یہاں سب اکابر علم وفضل ہیں مگر اس وقت میرے دو اساتذہ موجود ہیں جن میں ایک حضرت مولانا عبدالحق صاحب دامت برکاتہم ہیں (ایک اور بزرگ کا نام لیا جو غالبا دارالعلوم کے موجود شیخ الحدیث ہیں مگر نام سنا نہیں گیا) اور میری دلی خواہش ہے کہ ان حضرات اساتذہ سے میری دستار بندی کرائی جائے ۔اس وقت حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہ سٹیج کے شمالی کونے میں پہلے صف میں صوفے پر تشریف فرما تھے۔حضرت مولانا اسعد صاحب مدظلہ ان کے پاس تشریف لے گئے اورانہیں سہارا دیتے ہوئے مائک تک لے آئے ۔

مولانا اسعد مدنی کی اپنے استاد کی تواضع اور عقیدت کا فرحت انگیز اور رقت آمیز منظر

یہ منظر عجیب فرحت انگیز اور رقت آمیز تھا۔ مخدوم زادۂ عالم اور ہندوستانی مسلمانوں کے زعیم کے اپنے استاد سے متواضعانہ اور مخلصانہ عقیدت قابل دید تھی ۔ اس کے بعد حضرت شیخ الحدیث مدظلہ اور دیگر اکابر اور حضرت قاری طیب صاحب مدظلہ نے حضرت مولانا اسعد مدنی مدظلہ کی دستار بندی کرائی ۔

قاری طیب کا مولانا عبدالحق کو زبردست خراج تحسین

اسکے بعد حضرت قاری محمد طیب صاحب مدظلہ نے مائک پر آکر حضرت مولانا عبدالحق صاحب مدظلہ کی دستار بندی کا اعلان فرمایا اور حضرت کے بارہ میں تحسین ومحبت کے زوردار کلمات سے ان کا تعارف کیا اور فرمایا حضرت مولانا دامت برکاتہم دارالعلوم دیوبند کے جید علماء میں سے ہیں جنہوں نے فراغت کے بعد عرصہ تک دارالعلوم دیوبند میں تدریس کا سلسلہ جاری رکھا اور تقسیم ہند کے بعد بادل نخواستہ حضرت مولانا کو یہ سلسلہ ترک کرنا پڑا اور تقسیم کے بعد ایک دینی ادارہ جامعہ حقانیہ کے نام سے قائم کررکھا ہے اور حضرت مولانا وہاں خود کئی ہزار فضلاء کو دستار فضیلت عنایت کرچکے ہیں۔مگر انکی دستار بندی بھی نہیں ہوئی تھی اور اب بحیثیت فاضل دارالعلوم دیوبند ہونے کے ہم انکی خدمت میں دستار فضیلت پیش کررہے ہیں

حضرت مدظلہ اس وقت مائک کے قریب تشریف فرما تھے مائک پر آنے کے بعد ان کی دستار بندی ہوئی۔

مولانا عبدالحق مدظلہ کا مختصر ارشاد

دستار بندی کے بعد حضرت مولانا عبدالحق صاحب مدظلہ نے دوچار منٹ تک مختصر کلمات بھی ارشاد فرمائے، فرمایا کہ: یہ سب ان اکابر کی برکت اور دارالعلوم کا فیض ہے ہم میں اسکی ہرگز اہلیت نہیں پورے برصغیر میں دین کی اشاعت حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمہ اللہ، حضرت شیخ الہند مولانا محمود الحسن صاحب رحمہ اللہ، حضرت شیخ العرب والعجم مولانا سید حسین احمد مدنی رحمہ اللہ، اور حضرت قاری صاحب مدظلہ ان اکابر کی مساعی جمیلہ کا نتیجہ ہے ان اکابر دارالعلوم کی کوششوں سے ملک آزاد ہوا اور دارالعلوم برصغیر میں اسلامی بقاء اور اشاعت کا ذریعہ بناء دارالعلوم دیوبند کو رب العزب مزید ترقیوں سے نوازے۔

اس موقع پر ایک اور برگزیدہ بزرگ کی دستار بندی بھی کی گئی جن کا نام سمجھنے میں نہیں آیا مگر کسی نے کہا حضرت حکیم الامت مولانا تھانوی کے خلیفہ اجل مولانا شاہ مسیح اللہ خان صاحب مدظلہ تھے اور کسی نے کہا کہ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی قدس سرہ کے پوتے حضرت مولانا مفتی محمود احمد گنگوہی دامت برکاتہم تھے۔اس کے بعد حضرت قاری محمد طیب صاحب مدظلہ نے مائک پر آکر کسی بزرگ کا نام لیکر فرمایا کہ ان حضرات کی خواہش ہے کہ اس نشست میں حضرت مولانا محمد سالم قاسمی مدظلہ کی دستار بندی بھی کردی جائے۔چنانچہ ان کی دستار بندی بھی اس موقع پر کردی گئی۔

اجلاس کی آخری نشست ۲۳ مارچ میں بھی اختتام سے قبل بعض اکابر مدرسین دارالعلوم دیوبند اور کچھ حضرات کی دستار بندی ہوئی۔جس میں مولانا سعید احمد اکبرآبادی، مفتی عتیق الرحمٰن عثمانی، مولانا منت اللہ رحمانی، مولانا قاضی زین العابدین، سجاد میرٹھی، شاہ صبغۃ اللہ بخاری، مولانا بدرالحسن ایڈیٹر عربی جریدہ الداعی مولانا محمد اسلم قاسمی ناظم اجلاس وغیرہ کے نام یاد پڑتے ہیں۔